آل عمران : 30

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًا ۢ بَعِيْدًا ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ ۢ بِالْعِبَادِ

(جس دن ہر شخص اپنی کی ہوئی اچھائی اور اپنی کی ہوئی بُرائی کو اپنے سامنے پائے گا، وہ چاہے گا کہ کاش! اُس کے اور اُس کی بُرائی کے درمیان دُور کا فاصلہ ہوتا - اور اللہ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے - اور اللہ اپنے بندوں سے بڑی شفقت کرنے والا ہے -)

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوٓءٍ
(جس دن ہر شخص اپنی کی ہوئی اچھائی اور اپنی کی ہوئی بُرائی کو اپنے سامنے پائے گا)

تَجِدُ (و ج د) ← کسی چیز کو پالینا -

مُحْضَرًا (ح ض ر) ← حاضر

ہر شخص اپنی نیکیوں اور بُرائیوں کو اپنے سامنے دیکھے گا - اُس کا وزن کیا جائیگا -

الزلزلة : 8-7 ← فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۔ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ (پس جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی وہ اُسے دیکھ لے گا - اور جس نے ذرہ برابر بھی بُرائی کی ہوگی وہ اُسے دیکھ لے گا -)

الكهف : 49 ← وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا

(اور نامۂ اعمال [عملوں کی کتاب] [سامنے] رکھ دیئے جائیں گے - تو تم مجرموں [گنہگاروں] کو دیکھو گے کہ جو کچھ اُس میں [لکھا] ہوگا اُس سے ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے ہائے شامت ہماری! یہ کیسی کتاب ہے جس نے [ہمارا] کوئی چھوٹا بڑا [گناہ] نہیں چھوڑا مگر سب کو لکھ رکھا ہے - اور جو کچھ عمل کئے ہوں گے سب کو حاضر پائیں گے - اور تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا -)

بعض علماء نے کہا کہ اعمال قیامت کے دن مادی شکل (Physical form) اختیار کرے گی پھر اُن کا وزن کیا جائیگا - جیسے کہ دوسری چیزوں کے بارے میں بھی احادیث ملتی ہیں مثلاً :

1> سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران بادلوں یا پرندوں کے جھنڈ کی شکل میں قیامت کے دن آئیں گے -
2> قیامت کے دن ہر شخص اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا -
3> نیک اعمال خوبصورت آدمی کی شکل میں قبر میں انسان کے ساتھ ہوگا -

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ جو بھی نیک اعمال کرے وہ خالص اللہ کی رضا کے لئے کرے اور قرآن و احادیث کے مطابق کرے ورنہ اُن نیکیوں کا کوئی وزن نہیں ہوگا -

الفرقان : 23 ← وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا
(اور جو انھوں نے اعمال کئے تھے ہم نے اُن کی طرف بڑھ کر انھیں اُڑتی غبار کی طرح کردیا)

جس نے جیسا عمل کیا تھا ویسے ہی اُس کے سامنے پیش کیا جائیگا اور جن لوگوں نے اعمال اللہ کے لئے نہیں کیا تھا، مقصد کچھ اور تھا اُن کے نیک اعمال کو اُڑتی غبار کی طرح اڑادیا جائے گا - اور جس کے دل میں ایمان ہی نہیں ہوگا اُس کے تو سارے نیک اعمال قیامت کے دن ضائع ہوجائیں گے - اِس کے برعکس مومنوں کے اعمال جو انھوں نے خالص اللہ کی رضا کے لئے کئے تھے وہ ہر نیکی چاہے چھوٹی ہو یا بڑی سب اُن کے سامنے رکھی جائے گی - ہوسکتا ہے مومن وہ نیکیاں کرکے بھول بھی گئے ہوں گے لیکن اُن کے اعمال کی کتاب میں لکھی ہوئی وہ پائیں گے -

تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًا ۢ بَعِيْدًا
(وہ چاہے گا کہ کاش! اُس کے اور اُس کی بُرائی کے درمیان دُور کا فاصلہ ہوتا)

تَوَدُّ (و د د) ← چاہنا، آرزو کرنا

بَيْنَهَا ← هَا کی ضمیر نَفْس کی طرف راجع ہے کیونکہ نفس مؤنث ہے -

بَيْنَهٗ ← هٗ کی ضمیر بُرے عمل کی طرف ہے یا يَوْم کی طرف راجع ہے -

اَمَدًا (ا م د) ← مدت
اَبَد اور اَمَد وقت کے لئے آتا ہے -
اَبَد ← ہمیشہ کے لئے - غیر متعین اور غیر محدود زمانے کے معنی میں آتا ہے -
اَمَد ← محدود وقت کے لئے - غیر معین مگر محدود زمانہ کے معنی میں آتا ہے -

بَعِيْدًا (ب ع د) ← دُور کا

اَمَدًا بَعِيْدًا ← انتہائی دُوری

بَيْنَهٗ :-
اگر هٗ سے بُرا عمل معنی لیا جائے تو هٗ یہ واحد ضمیر ہے - یعنی وہ گنہگار تو اپنے سارے بُرے عمل تو چھوڑو، وہ اپنے ایک بُرے عمل کو دیکھ کر اُس سے دُوری چاہے گا - اُس ایک بُرے عمل سے بھاگنا چاہے گا - اُس نے تو ابھی تک سارے بُرے اعمال بھی نہیں دیکھا ہوگا، صرف ایک بُرے عمل کو سامنے دیکھکر اُس کا یہ حال ہوگا! (وَاللّٰهُ اَعْلَمُ)

گنہگار چاہے گا کہ اُس کے اور اُس کے بُرے اعمال کے درمیان اتنا فاصلہ ہوجائے کہ وہاں تک پہنچنے کا وقت ہی نہ آئے - ایسی دُوری ہوجائے کہ وہ بُرائی مجھے نظر بھی نہ آئے - ہمیں ایک دُعا سکھائی گئی جو ہم ثناء میں پڑھتے ہیں :

بخاری : اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ۔ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ ۔ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

(اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دُوری کر جتنی مشرق اور مغرب میں ہے - اے اللہ! مجھے گناہوں سے اسطرح پاک کر جیسے سفید کپڑا میل سے پاک ہوتا ہے - اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولے سے دھو ڈال -)

قیامت کے دن سے پہلے ہی اپنے گناہوں کی صفائی کرلو کیونکہ اُس دن وہ گناہیں دُور نہیں ہوںگے بلکہ سامنے لائے جائیں گے - اس لئے اب دُعا کرے اور ہر گناہ سے بچنے کی کوشش کرے اور جو گناہیں ہوگئے اُس کو مٹانے کے لئے سچی توبہ کرے - اور اگر کسی کا حق مارا ہے تو اُسے واپس کردے -

اِسی طرح قیامت کے دن انسان نہ صرف اپنے اعمال بلکہ کچھ ایسے لوگوں سے بھی دُوری چاہے گا جن کی وجہ سے وہ بُرے اعمال کرنے لگا - الزخرف : 38-36 کا مفہوم ہے : جو بُرے کام کرتے ہیں، اللہ کے ذکر سے غافل ہوتے ہیں اُن پر شیطان مسلط کردیا جاتا ہے اور وہ شیطان اُس کا دوست بن جاتا ہے لیکن قیامت کے دن اُس کے بارے میں انسان کہے گا کہ کاش میرے اور تیرے درمیان دو مشرقوں سا فاصلہ ہوتا کیونکہ تُو بہت ہی بدترین ساتھی نکلا - یعنی دنیا میں جن کے ساتھ قریب ہونے کی خواہش ہوتی ہے، قیامت کے دن اُنہی سے انسان دُور بھاگے گا اگر وہ غلط لوگ تھے اور اُن کی وجہ سے انسان سیدھے راستے سے بھٹک گیا تھا -

وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ (اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے)

دوبارہ یہاں وہی بات کہی گئی جو آیت: 28 میں کہی گئی تھی - یہ آیت بھی آیت: 28 سے جُڑی ہوئی ہے -
جس کے دل میں اللہ کا خوف ہوگا وہ گناہوں سے ڈرے گا - وہ اللہ کے سارے احکام پر عمل کرے گا پھر وہ کوئی بھی حکم ہو، وہ کافروں سے دلی دوستی نہ رکھنے کا حکم ہو یا کوئی اور حکم ہو -

وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ ۢ بِالْعِبَادِ (اور اللہ بندوں پر بہت شفقت کرنے والا ہے)

رَءُوْف (ر ء ف) :- (فَعُوْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ) بہت زیادہ شفقت کرنے والا

اللہ چونکہ بہت زیادہ شفقت کرنے والا ہے اس لئے وہ آخرت کے عذاب سے ڈراتا ہے کیونکہ آخرت کی زندگی ہی اصل زندگی ہے - جو آخرت میں عذاب سے بچایا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا وہ ہی کامیاب ہوگیا -

اللہ کی رحمت کا تقاضہ ہے کہ وہ بندوں کو گناہوں سے بچائے تاکہ سبھی جنت میں چلے جائے اور جہنم کے عذاب سے بچ جائے - اللہ تعالیٰ عذاب سے سبھی کو بچانا چاہتا ہے -

بخاری :- رسولؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے بنائے اور اپنے پاس اُن میں سے ننانوے (99) حصّے رکھے - صرف ایک حصہ زمین پر اتارا اور اسی وجہ سے تم دیکھتے ہو کہ مخلوق ایکدوسرے پر رحم کرتی ہے، یہاں تک کہ گھوڑی بھی اپنے بچہ کو اپنے سم نہیں لگنے دیتی بلکہ سموں کو اٹھا لیتی ہے کہ کہیں اِس سے اُس بچہ کو تکلیف نہ پہنچے -

وہ رب جو اِتنا رحمت والا ہے وہ کبھی نہیں چاہے گا کہ اُس کے بندے آگ میں جائے - اس لئے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آگ سے بچانے کے لئے ڈراتا ہے - یہ ایسے ہی ہے جیسے ماں اپنے بچے کے فائدوں کے لئے ہی ڈراتی رہتی ہے -

اللہ کی یہ بڑی شفقت ہے کہ وہ انسان کے گناہوں پر فوراً نہیں پکڑتا اور جب انسان مغفرت کی دعائیں کرتا ہے تو اُسے معاف بھی کردیتا ہے -

Compiled by : Bint A. Shakoor
(As-Saajidoon)